

قسط 13

پ کو سچ میں شہر میں جاب ملی ہے۔۔

میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی کیا۔۔

وہ اپنی ماں کو کھینچتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

اور یہ اتنی ساری چیزیں آپ میرے لیے لائی ہیں۔۔

اب وہ بچی ان چیزوں کو بار بار پکڑتی۔۔

اپنی ماں کو دکھا رہی تھی۔۔

جس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔

لیکن آپ کے پاس پیسے کہاں سے آئیں۔

وہ اپنی ماں کی طرف دیکھتے پوچھ رہی تھی۔۔

خوشخبری رائلٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

جن کے گھر کھانے کے لیے پیسے نہیں ہوتے تھے

آج اتنی ساری چیزوں کے لیے کیسے پیسے آگئے۔

بتاتی ہوں یار رکو تو صحیح۔۔

پانی تو پینے دو مجھے۔۔

وہ پانی کا گلاس جلدی سے پینے لگی۔

وہ پانی پی چکی تھی۔

میں نوکری کے لیے شہر جاتی تھی نا۔۔

وہاں مجھے ایک بہت اچھی نوکری ملی۔۔

ایک بہت اچھے ادارے میں۔۔

مجھے نوکری ملی۔۔۔

وہ پرجوش ہوتے ہوئے اپنی بیٹی کو بتا رہی تھی۔

جسے نوکری ملنے کی بے انتہا خوشی تھی۔

لیکن اب ایک مسئلہ ہے۔

وہ منہ پر انگلی رکھ چکی تھی۔

کیا مسئلہ ہے ماما۔۔

وہ اپنی ماں کی ایکسپریشن دیکھتے ہوئے بولی۔

مسئلہ یہ ہے کہ میں تمہیں شہر نہیں لے کر جاسکتی۔۔

اپنے ساتھ کیونکہ

جہاں میں نے کام کرنا ہے۔۔

وہاں بچوں کی اجازت نہیں ہے۔۔

میں خود کچھ عورتوں کے ساتھ رہوں گی۔۔

وہ بھی اپنے بچے کے ساتھ نہیں لائیں گی۔۔

سو طے یہ ہے کہ تم یہیں پر رہو گی۔

اکیلی۔۔

وہ جو سمجھتے ہوئے باتیں سن رہی تھی۔۔

ایک دم مایوس ہوتے بولی۔

نہیں۔۔

نیچے جو کرائے دار ہیں۔۔

ان کے ساتھ رہو گی۔۔

میں نے بات کر لی ہے ان سے۔۔

انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔

سو طے یہ ہوا کہ میں انہیں پیسے دوں گی۔۔

تمہاری نظر رکھنے پر۔۔

اور ہر ہفتہ اور اتوار تمہارے ساتھ رہوں گی۔۔

پانچ دن کا کام ہو گا بس۔۔

اور پھر پانچ دن بعد دو دن تمہارے ساتھ سپینڈ کیا کرو گی۔

یہ جو مجھے بہت مشکلوں سے ملی ہے۔۔

وہ انہتا کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

جو کافی مایوس ہو چکی تھی۔۔

مجھے آپ کی یاد آئے گی۔

وہ اپنی مسکراہٹ کو اداسی میں بدلتے ہوئے بولی۔

مجھے بھی آئے گئی۔۔

مگر کمپنی نے یہی شرط رکھی ہے۔۔

اور میں اس شرط کو مان بھی چکی ہوں۔۔

یہ گفٹ جو تمہیں لا کے دیے ہیں۔۔

یہ اسی لیے لا کر دیے ہیں۔

میں نے تو ان سے پیسے بھی لے لیے ہیں۔

مگر انتہا کچھ بولنے لگی تھی۔۔

کہ آرزو فوراً سے بولی۔۔

دیکھو میں سمجھاتی ہوں۔۔

وہ انتہا کو سمجھا رہی تھی اور

وہ جلدی سے سمجھ بھی رہی تھی۔۔

وہ آرزو کی بات جلدی سمجھ جاتی تھی۔۔

آرزو کو یہی عادت انتہا کی

سب سے زیادہ پسند تھی۔۔

اما ایک بات پوچھوں۔

وہ بالوں پہ کلپ لگاتے ہوئے۔۔

اپنی ماں سے مخاطب ہوئی۔

کیوں نہیں۔۔

وہ ایک اور پانی کا گلاس اپنے حلق میں اتارتے ہوئے بولی۔

ایک دفعہ آپ کو سائمہ انٹی نے کہا تھا کہ

آپ دوسری شادی کر لیں۔۔

کیا آپ واقع میں کر لیں گی۔۔

مجھے کوئی بابا نہیں چاہیے۔۔

کیونکہ بابا اچھے نہیں ہوتے۔۔

آپ اچھے سے جانتی ہے

مجھے بابا مارتے تھے آپ شادی نہ کرنا۔

وہ ان کپڑوں کو دیکھتے معصومیت سے بولے جا رہی تھی۔۔

جو اس کی ماں شہر سے لائی تھی۔۔

میں نہیں چاہتی کہ

ہماری زندگی میں کوئی بھی آئے۔

بابا کی طرح کوئی بھی۔

آپ اور میں اب کتنے خوش ہیں۔

پہلے آپ کو نوکری نہیں ملتی تھی۔

اور اب آپ کو اتنی اچھی نوکری مل گئی۔

وہ ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے اشارے کر رہی تھی۔

جو مسلسل باتیں کرتی اس کے دل میں اتر رہی تھی۔

اور جب میں پڑھ لکھ جاؤ گی۔

تو میں کماؤ گی۔

ہم دونوں بہت خوش رہیں گے۔

وہ اس کی باتوں کو سن رہی تھی۔

جو مستقبل کا سوچ کر بیٹھی تھی۔

آپ بس کبھی شادی نہ کرنا۔

ورنہ میں آپ کو چھوڑ دوں گی۔

وہ اسے وارننگ دے چکی تھی۔

اوکے سویٹ ہارٹ۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے۔

شادی کا۔

ہم دونوں بہت خوش ہیں۔

اکٹھے ہیں۔

ہمیں کسی تیسرے کی ضرورت نہیں۔

اور ویسے بھی میں نہیں چاہتی کہ۔۔

میں شادی کر کے تمہارے لیے

کوئی مشکل کریٹ کروں۔

وہ اسے چومتے گلے لگا چکی تھی۔

اور جی۔۔

میں بھی شادی نہیں کروں گی۔۔

وہ اپنی ماں کی باتوں سے مطمئن ہوتی ہوئی بولی۔

اسے معلوم تھا کہ اس کی ماں

کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتی۔

انہتا اس کے گلے لگے بول رہی تھی۔۔

کہ آرزو اس کی بات پر زور سے ہنسی۔۔

اوکے نہ کرنا ہم دونوں غیر شادی شدہ ہی بہتر ہے۔

اب ان آنکھوں کو خوشی کی عادت نہیں رہی۔

اب ان راستوں میں واپس جانے کی ہمت نہیں رہی۔

وہ اس وقت میٹنگ میں بیٹھا ڈیزائنز کو دیکھ رہا تھا۔

یہ کس نے ڈیزائن کیا ہے۔۔

وہ سامنے سکرین پر ڈیزائن کو لاتا ہوا۔

سب سے مخاطب ہوا۔

میں نے ڈیزائن کیا ہے اسے۔۔

ایک لڑکی اپنی کرسی سے اٹھتی ہوئی۔

مراد سے مخاطب ہوئی۔

ماہم بہت اچھا ہے۔۔

مگر تھوڑی سی کرکیشن کی ضرورت ہے۔۔

مگر میں خود ٹھیک کروں گا اسے۔۔

مراد تالیاں بجاتا اس لڑکی کو داد دینے لگا۔۔

جو مسلسل اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

مجھے تمہاری محنت دیکھ کر بہت اچھا لگا۔

مجھے امید نہیں تھی کہ

میرے دادا کے دوست کی

پوتی اتنی قابل بھی ہو سکتی ہے۔۔

ورنہ میں فیملی ریلیشن شپ

کو بزنس میں نہیں لاتا۔

میں نے پہلے بھی بہت تعریف

سنی ہے تمہارے لیکن آج آخر کار

میں نے خود بھی دیکھ لیا۔

کہ تم کتنی قابل ہو۔

وہاں بیٹا سٹاف مراد کو دیکھنے لگا۔

وہ اپنی کمپنی میں ہر ایپلائی کی قدر کرتا تھا۔

ماہم وہ واحد لڑکی تھی۔

جسے اس کی فیملی ریلیشن شپ

کی وجہ سے جاب ملی تھی۔

اور اگر اس لڑکی کو یہ جاب ملی بھی تھی۔

تو وہ جاب اس کی قابل بھی تھی۔

ماہم اسے دیکھنے لگی۔۔

جو کتنا بدل چکا تھا۔

تھینک یو ویری مچ مراد۔۔

اس نے اسے مراد ہی کہا تھا۔

پھر وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

پھر سوچتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئی۔

مراد سر آپ کو میری محنت پسند آئی۔۔

مجھے یہ سپورٹ کرے گا آگے چل کر۔۔

وہ اپنے ڈیزائن کو سکرین پر دیکھتے ہوئے بولی۔

بالکل اور تم بہت ترقی بھی پاؤ گے انشاء اللہ۔۔

جس طرح تمہارے مما قابل تھی۔۔

ویسے تم بھی ہو۔۔

مجھے اچھا لگا۔

دیکھ کر۔۔

ماہم تم اتنی قابل اور سمجھدار ہو۔

وہ اس کے ڈیزائن پر نظر ڈالتا ہوا۔

ایک بار پھر بولا۔

لیکن اس نے ایک بار بھی۔۔

اس لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔

لیکن وہ لڑکی اس کی آنکھ اٹھانے کی منتظر تھی۔

آج تم بہت قریب سے مخاطب ہو۔

دل کرتا ہے تم سے باتیں کروں۔

وہ ابھی ڈیزائن میں کچھ

تبدیلی کے حوالے سے بات کر رہا تھا کہ

اچانک اس کا فون بجنے لگا۔

سو وہ رک کر فون کو دیکھنے لگا۔

وہ میٹنگ کے دوران کال نہیں اٹھاتا تھا۔

مگر کال انہتا کر رہی تھی۔

تو وہ نہ اٹھتا ایسا ممکن نہ تھا۔

سب سٹاف کو اس کی عادت پتہ تھی۔

اس وجہ سے انہوں نے فون

کو اگنور کرتے ڈیزائن کی طرف ہی متوجہ رہے۔

کہ اچانک مراد نے اپنا پین ٹیبل

پر بجانا شروع کر دیا کہ

سب خاموش ہو کر اسے دیکھنے لگے۔

جو کبھی میٹنگ میں کال نہیں اٹھاتا تھا۔

آج پہلی بار کال اٹھا رہا تھا۔

زندگی میں پہلی۔

اس لڑکی کے نام جو اس کی محبت تھی۔

ہیلو خیریت طبیعت وغیرہ ٹھیک ہے۔

وہ اس کی طبیعت کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔

جی وہ آپ کا ایک دوست آیا تھا۔

اسد کافی عجیب تھا اسے جو سمجھ آیا۔

اس نے ویسا بول دیا کہ

میٹنگ میں موجود

اس شخص کا رنگ ایک دم سے اڑ گیا۔

کون آیا تھا۔

اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا شاید۔

اسد نام کا تھا کوئی۔

وہ اس کی آواز کو سنتے ہوئے بولی۔

ابھی بھی گھر پر موجود ہے کیا۔

وہ چاہتا تھا کہ وہ بس نہ کہے۔

اور اس کا رکاسانس بحال ہو جائے۔

نہیں چلا گیا ہے۔

اس نے اس کے رکے سانس کو بحال کیا۔

میں آتا ہوں گھر اوکے خدا حافظ۔

وہ فون بند کر چکا تھا۔

میٹنگ ختم ایوری ون۔۔

ماہم ڈیزائن ای میل کر دینا۔

وہ کہتا ہوا ہے چلا گیا۔

جی جی مراد۔۔

وہ آفس کا دروازہ کھولیں جا چکا تھا۔

کے پیچھے ہر کوئی پریشانی سے۔۔

اسے گھورتا رہ گیا۔

کہ وہ کبھی میٹنگ میں فون نہیں اٹھاتا تھا۔

ایسی کون سی کال تھی۔۔

جس کی وجہ سے وہ افرا تفری میں چلا گیا۔

وہ کبھی بھی کسی کے لیے۔۔

بھی اپنی میٹنگ کو نہیں چھوڑتا تھا۔۔

آج زندگی میں پہلی بار

اس نے میٹنگ چھوڑی تھی

وہ بھی انتہا کے لیے۔

وہاں بیٹھا وہ سارا عملہ

صدے کی حالت میں چلا گیا۔۔

لیکن وہاں پہ بیٹھے ایک انسان کو

کسی اور چیز کا الہام ہونے لگا تھا۔

آج مجھے تمہاری بے حد یاد آئی۔

جس طرح کوئی الہام آیا ہو۔

